نظیر کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کو ایک اور لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے اور وہ اس طرح کہ نظیر نے اردو شاعری کے اس ابتدائی دور ہی میں مزاح اور طنز کا ایک ایسا نیا معیار قائم کیا جو مغربی ادب سے متاثر ہوئے بغیر اس کے جدید تصور سے بہت قریب تھا ۔ مثلاً ان کے ہاں واقعہ سے مزاح پیدا کرنے کے بعض نہایت اچھے نمونے ملتے ہیں :-

کوچے میں کوئی اور کوئی بازار میں گرا   کوئی گلی میں گر کے ہے کیچڑ میں لوٹتا
رستے کے بیچ پاؤں کسی کا رپٹ گیا   ان سب جگہوں کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن میں آکر پھسل پڑا

کرتی ہے گرچہ سب کو پھسلنی زمیں خوار   عاشق کو پر دکھاتی ہے کچھ اُلٹی بہار
آیا جو سامنے کوئی محبوب گلعذار   گرنے کا مکر کر کے اچھل کود ایک بار
اس شوخ گلبدن سے لپٹ کر پھسل پڑا

پھر ان کے ہاں طنز کی نشتریت بھی موجود ہے ۔ بیشک نظیر زندگی سے ایک والہانہ انس کے باعث زیادہ تر جوانی اور بہار کے نغموں میں مست رہتے ہیں اور ایک صحت مند بچے کی طرح ہر لڑکھڑاتی چیز پر دل کھول کر قہقہے لگاتے ہیں تاہم جب کبھی وہ اس کے سحر سے لمحہ بھر کے لئے بھی آزاد ہوتے ہیں تو ان کی نظر معاشرے کی ایسی ناہمواریوں تک بھی جا پہنچتی ہے جو بالعموم ایک عام انسان کی نظروں سے چھپی رہتی ہیں ۔ چنانچہ ایسے موقعوں پر نظیر کے لہجہ میں طنز کا رنگ بھی جھلکنے لگتا ہے :-